اچھّے لوگ

مرتّب

عرفان خلیلی

مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، دہلی۶

فہرست عنوانات

اچھا مسلمان	۷
اچھا عمل کرنے والا	۱۲
اچھا نمازی	۱۷
اچھا روزہ دار	۲۴
اچھا خرچ کرنے والا	۲۷
اچھا مال دار	۲۹
اچھے والدین	۳۱
اچھی اولاد	۳۴
اچھا رشتہ دار	۳۷
اچھا پڑوسی	۳۹
اچھا شوہر	۴۱
اچھی بیوی	۴۴
اچھا معلم	۴۶
اچھا طالب علم	۴۸
اچھا میزبان	۴۹
اچھا مہمان	۵۰
اچھا محسن	۵۱
اچھا قرض خواہ	۵۲

اچھا قرض دار	۵۳
اچھا تاجر	۵۵
اچھا امام	۵۷
اچھا حاکم	۵۸
اچھا محکوم	۶۰
اچھا آجر	۶۲
اچھا مزدور	۶۴
اچھا مبلغ	۶۶
اچھا سائل	۶۸
اچھا رفیق	۷۰
اچھا مسافر	۷۳
اچھی وضع قطع والا	۷۵
اچھا لباس پہننے والا	۷۷
اچھا کھانے پینے والا	۸۱
اچھا مصائب جھیلنے والا	۸۵
اچھی گفتگو کرنے والا	۸۷
اچھا سونے والا	۹۰
اچھی عادت والا	۹۲
اچھے اخلاق والا	۹۷
اچھا بندہ	۱۰۳
اچھا ذکر کرنے والا	۱۱۴
قنوت نازلہ	۱۲۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آئینہ تو آپ روزانہ دیکھتے ہی ہوں گے۔ وہ آپ کے ظاہری حسن و قبح کو بتاتا ہے اور اسے سنوارنے میں مدد کرتا ہے۔ اگر آپ آئینے سے کام نہ لیں تو ہوسکتا ہے کہ ایک دن آپ اس حالت میں گھر سے باہر نکلیں کہ آپ کو جو دیکھے وہ دیکھتا ہی رہ جائے اور بعض منہ پھٹ تو آپ کا مذاق تک اڑانے میں بھی دریغ نہ کریں۔

اسی طرح کیا ایک ایسے آئینے کی ضرورت نہیں ہے جو ہمارے باطنی حسن و قبح کو نمایاں کرسکے، جس کو سامنے رکھ کر ہم اپنے اندرون کی خوبیوں کو نکھار سکیں اور برائیوں یا بدنمائیوں کو دور کرسکیں۔ یقیناً ایک ایسے آئینے کی سخت ضرورت ہے اور ایسے بہت سے آئینے موجود بھی ہیں، لیکن میں جو آئینہ آپ کے سامنے پیش کررہا ہوں اسے میں نے اپنی ضرورت کے مطابق تیار کیا ہے۔ اس کے اجزا وہی چودہ سو سال پرانے ہیں۔ کوئی ایک بھی نیا نہیں ہے، لیکن ان کو ترتیب دینے میں میں نے یہ کوشش کی ہے کہ ایک اچھوتا پن پیدا ہوجائے تاکہ یہ ہمارے لیے زیادہ مفید ثابت ہوسکے۔ آپ بھی اسے دیکھیے، لیکن اس سے فائدہ اٹھاتے وقت مرتب کتاب کو نظرانداز نہ کیجیے! جزاک اللہ!

چلتے چلتے یہ بھی عرض کردوں کہ میں نے اس آئینے کی تیاری میں مندرجہ ذیل نسخوں سے مدد لی ہے۔

(۱) زادِ سفر ترجمہ ریاض الصالحین
(۲) شمائل ترمذی
(۳) راہِ عمل

(۴) حصن حصین

(۵) اذکار مسنونہ

اللہ تعالیٰ ان کے مرتبین و مترجمین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

عرفان خلیلی

رام پور

دسمبر۱۹۷۵ء

اچھا مسلمان

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اعمال کا دارومدار صرف نیت پر ہے۔ اور آدمی کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت عمرؓ)

(۲) ایک آنے والے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا :

"ایمان کیا ہے؟" آپؐ نے فرمایا :

"ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کو، اس کے فرشتوں کو، اس کی بھیجی ہوئی کتابوں کو، اس کے رسولوں کو اور آخرت کو حق جانو اور حق مانو اور اس بات کو بھی مانو کہ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اللہ کی طرف سے ہوتا ہے چاہے وہ خیر ہو یا شر۔"

(مسلم۔ حضرت عمرؓ)

(۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا :

"جانتے ہو الہ واحد پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟" انہوں نے عرض کیا:

"اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر علم رکھتے ہیں۔" آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"ایمان یہ ہے کہ آدمی اس حقیقت کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز ٹھیک طریقے سے ادا کرے، زکاۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے"۔

(مشکوۃ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"جس نے اللہ کے لیے دوستی کی اور اللہ کے لیے دشمنی کی اور اللہ کے لیے دیا اور اللہ کے لیے روک رکھا' اس نے اپنے ایمان کو مکمل کیا۔"

(بخاری۔ حضرت ابوامامہؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"ایمان کا مزا اس شخص نے چکھا جس نے اس بات کو مان لیا اور (دل و جان سے) تسلیم کرلیا کہ اللہ اس کا رب ہے' اسلام اس کا دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں"۔

(بخاری' مسلم۔ حضرت عباسؓ)

(٦) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم میں سے کوئی شخص (سچا اور پکا) مومن نہیں ہو سکتا' جب تک کہ میں اس کی نگاہ میں اس کے باپ' اس کے بیٹے اور سارے انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں"۔

(بخاری' مسلم۔ حضرت انسؓ)

(۷) ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا :

"میں آپؐ سے محبت کرتا ہوں۔" آپؐ نے فرمایا:

"جو تم کہتے ہو اس پر غور کرلو اور سمجھ لو"۔ اس نے تین بار عرض کیا:

"بخدا میں آپؐ سے محبت کرتا ہوں"۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو فقروفاقہ کا مقابلہ کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہو جاؤ (کیوں کہ) جو لوگ مجھ سے محبت کرتے ہیں ان کی طرف فقروفاقہ سیلاب سے زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھتے ہیں"۔

(ترمذی۔ حضرت عبداللہؓ بن مغفل)

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میری امت کے سب لوگ جنت میں جائیں گے مگر وہ جنت سے محروم رہیں گے جنھوں نے انکار کیا"۔ لوگوں نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ! انکار کون کرے گا؟" آپؐ نے ارشاد فرمایا :
"جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ جس نے نافرمانی کی اس نے انکار کیا"۔

(بخاری۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"اللہ نے کچھ فرائض مقرر کیے ہیں انہیں برباد نہ کرنا' کچھ چیزوں کو حرام کیا ہے ان کا ارتکاب نہ کرنا' کچھ حدبندیاں کی ہیں انہیں پھلانگ کر آگے نہ بڑھنا' کچھ چیزوں سے اس نے سوچ سمجھ کر خاموشی اختیار کی ہے تم ان کی کرید میں نہ پڑنا"۔
(مشکوۃ۔ حضرت جابرؓ)

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ یہ دعا جسے ہم اپنی بیماریوں کے سلسلے میں کرتے ہیں اور یہ دوائیں جو ہم اپنے مرض کو دور کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں اور یہ احتیاطی تدابیر جو ہم دکھوں اور مصیبتوں سے بچنے کے لیے اختیار کرتے ہیں' کیا یہ اللہ کی تقدیر کو ٹال سکتی ہیں؟" آپؐ نے فرمایا :
"یہ سب چیزیں بھی تو اللہ کی تقدیر میں سے ہیں"۔

(ترمذی۔ حضرت ابو خزامہؓ کے والد)

(۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن جب کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا :
"اے لڑکے! میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں۔ دیکھ تو خدا کو یاد رکھ تو خدا تجھے یاد رکھے گا۔ تو خدا کو یاد رکھ تو خدا کو اپنے سامنے پائے گا۔ جب مانگے تو خدا سے مانگ۔ جب تو کسی مشکل میں مدد کا طالب ہو تو خدا سے مدد طلب کر' خدا کو اپنا مددگار بنا اور اس بات پر یقین رکھ کہ سب لوگ مل کر بھی تجھے کوئی نفع پہنچانا چاہیں تو وہ تجھے نفع نہیں پہنچا سکتے' سوائے اس کے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے اور (اسی طرح) سب اکٹھا ہو کر تجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہیں تو وہ کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ نے تیرے لیے مقدر کر دیا ہے"۔ (مشکوۃ)

(۱۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی **یومئذ تحدث اخبارھا** (اس دن زمین اپنے سارے احوال بیان کرے گی) اور صحابہ کرامؓ سے دریافت فرمایا :

"جانتے ہو احوال بیان کرنے کا مطلب کیا ہے؟" صحابہؓ نے عرض کیا "اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم زیادہ ہے"۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا :

"زمین قیامت کے دن گواہی دے گی --- بیان کرے گی کہ فلاں مرد اور فلاں عورت نے میری پیٹھ پر فلاں دن، فلاں وقت برا یا اچھا کام کیا، یہی مطلب ہے اس آیت کا۔ لوگوں کے اعمال کو اخبار کہا گیا ہے"۔

(ترمذی - حضرت ابو ہریرہؓ)

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم میں سے ہر شخص سے اللہ تعالیٰ بہ راہ راست گفتگو کرے گا (حساب لے گا) اور وہاں نہ تو کوئی اس کا سفارشی ہو گا اور نہ کوئی اوٹ ہو گی جو اسے چھپالے۔ یہ شخص اپنی داہنی جانب دیکھے گا (کسی سفارشی کے لیے) تو سوائے اپنے اعمال کے اسے اور کوئی نظر نہ آئے گا۔ پھر بائیں طرف تاکے گا تو ادھر بھی سوائے اپنے اعمال کے اور کوئی دکھائی نہ دے گا۔ پھر سامنے کی طرف نظر دوڑائے گا تو ادھر بھی صرف دوزخ کو (اس کی تمام ہولناکیوں کے ساتھ) دیکھے گا ---- تو اے لوگو! آگ سے بچنے کی فکر کرو، ایک کھجور کا آدھا حصہ ہی دے کر سہی"۔

(بخاری، مسلم - حضرت عدی)

(۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"میں حوض (کوثر) پر تم سے پہلے پہنچ کر تمہارا استقبال کروں گا اور تمہیں پانی پلانے کا انتظام کروں گا۔ جو میرے پاس آئے گا کوثر کا پانی پیے گا اور جو پیے گا اسے پھر کبھی پیاس نہ لگے گی اور کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے میں انہیں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے، لیکن انہیں میرے پاس پہنچنے سے روک دیا جائے گا۔ تو میں کہوں گا "یہ میرے آدمی ہیں" (انہیں میرے پاس آنے دو)۔ جواب میں مجھ سے کہا

جائے گا کہ ”آپؐ نہیں جانتے‘ انہوں نے آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کے دین میں کتنی نئی چیزیں (بدعات) داخل کردی ہیں‘ تو میں کہوں گا **سحقا**“ **سحقا**“ دوری ہو‘ دوری ہو‘ ان لوگوں کے لیے جنہوں نے میرے بعد دین کے نقشے کو بدل ڈالا۔“

(بخاری‘مسلم۔ حضرت سہلؓ بن سعد)

اچھا عمل کرنے والا

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے کوئی نیکی اس غرض سے کی کہ لوگ سنیں اور اس کی شہرت ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو مشہور کرے گا اور اس کو رسوا کرے گا۔ اور جو اللہ کے لیے عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جزا دے گا"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت جندبؓ بن عبداللہ بن سفیان)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"قیامت کے دن سب سے پہلے ایک ایسے شخص کے خلاف فیصلہ سنایا جائے گا جس نے شہادت پائی ہوگی۔ اسے خدا کی عدالت میں پیش کیا جائے گا، پھر خدا اسے اپنی سب نعمتیں یاد دلائے گا اور اسے وہ سب نعمتیں یاد آجائیں گی۔ تب پوچھے گا کہ تو نے میری نعمتیں پاکر کیا کام کیے؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے تیری خوش نودی کی خاطر (تیرے دین سے لڑنے والوں کے خلاف) جنگ کی یہاں تک کہ میں نے اپنی جان دے دی۔ خدا اس سے فرمائے گا کہ تو نے یہ بات غلط کہی کہ میری خاطر جنگ کی۔ تو نے تو صرف اس لیے جنگ کی (اور جاں بازی دکھائی) کہ لوگ تجھے جری اور بہادر کہیں، سو دنیا میں تجھے اس کا صلہ مل گیا۔ پھر حکم ہوگا کہ اس "مرد شہید" کو منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ اور جہنم میں ڈال دو۔ چناں چہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر ایک دوسرا شخص خدا کی عدالت میں پیش کیا جائے گا جو دین کا عالم و معلم اور قرآن کا قاری ہوگا۔ اسے خدا اپنی نعمتیں یاد دلائے گا اور اسے سب نعمتیں یاد آجائیں گی۔ تب اس سے کہے گا، ان نعمتوں کو پاکر تو نے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا خدایا میں نے تیری خاطر تیرا دین سیکھا اور تیری خاطر دوسروں کو اس کی تعلیم دی اور تیری خاطر قرآن مجید پڑھا۔ خدائے تعالیٰ فرمائے گا تم نے جھوٹ کہا۔ تم نے تو اس

لیے علم سیکھا تھا کہ لوگ تمہیں عالم کہیں اور قرآن اس غرض سے تم نے پڑھا تھا کہ لوگ تمہیں قرآن کا جاننے والا کہیں، سو تمہیں دنیا میں اس کا صلہ مل گیا۔ پھر حکم ہو گا اسے چہرے کے بل گھسیٹتے لے جاؤ اور جہنم میں پھینک دو۔ چناں چہ اسے گھسیٹتے ہوئے لے جا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اور تیسرا آدمی وہ ہو گا جس کو اللہ نے دنیا میں کشادگی بخشی تھی اور ہر قسم کی دولت سے نوازا تھا۔ ایسے شخص کو خدا کی جناب میں حاضر کیا جائے گا۔ وہ اسے اپنی سب نعمتیں بتائے گا اور وہ ساری نعمتوں کو جان لے گا، اقرار کرے گا کہ ہاں یہ سب نعمتیں اسے دی گئی تھیں۔ تب اس سے اس کا رب پوچھے گا، میری نعمتوں کو پا کر تو نے کیا کام کیا؟ وہ جواب میں عرض کرے گا جن جن مدات میں خرچ کرنا تیرے نزدیک پسندیدہ تھا سب ہی مدات میں میں نے تیری خوش نودی کے لیے خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جھوٹ کہا۔ تو نے یہ سارا مال اس لیے لٹایا تھا کہ لوگ تجھے سخی کہیں، سو یہ لقب تجھے دنیا میں مل گیا۔ پھر حکم ہو گا کہ اس کو چہرے کے بل گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ اور آگ میں ڈال دو۔ چناں چہ اسے لے جا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا''۔

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۳) ایک عورت حضرت عائشہؓ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ اتنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ پوچھا "یہ کون ہے؟" کہا "یہ فلاں عورت ہے اور یہ بڑی نمازیں پڑھتی ہے"۔ آپؐ نے فرمایا :

"اتنا ہی کرو جتنی تم میں طاقت ہو۔ اللہ نہ اکتائے گا بلکہ تم اکتا جاؤ گی۔ اللہ تعالیٰ کو وہی عبادت اور عمل زیادہ محبوب ہے جس پر عمل کرنے والا ہمیشہ قائم رہے''۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت عائشہؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں میں انتخاب کا موقع ہوتا جو گناہ نہ ہوں تو آپؐ آسان کام اختیار فرماتے۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت عائشہؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"جس نے بے جا سختی کی وہ ہلاک ہوا"۔ (مسلم۔ حضرت ابن مسعودؓ)
(٦) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"دین آسان ہے۔ دین سے جس نے زور آزمائی کی' دین نے اس کو ہرادیا۔ پس میانہ روی اختیار کرو اور اعتدال سے کام لو۔ خوش خبری لو۔ صبح و شام (صبح اور شام کی نماز) سے مدد چاہو اور کچھ اندھیرے میں اٹھنے سے (تہجد کی نماز)۔
(ریاض الصالحین۔ حضرت ابو ہریرہؓ)
(٧) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"مجھ کو چھوڑ دو جب میں تم کو چھوڑوں (کسی معاملے میں بے جا کرید نہ کرو)۔ بے شک اگلی امتوں کو کثرت سوال اور انبیا کی مخالفت نے ہلاک کیا۔ جب تم کو کسی بات سے منع کروں تو اس سے باز رہو اور جس بات کا حکم دوں اس کو کرو جتنی تم میں استطاعت ہو"۔

(بخاری۔ حضرت ابو ہریرہؓ)
(٨) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا گیا کہ حجر اسود کو چوم رہے تھے اور کہہ رہے تھے "میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے۔ نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چومتے نہ دیکھتا تو میں تجھ کو نہ چومتا"۔
(بخاری'مسلم۔ حضرت عابس بن ربیعہؓ)
(٩) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"جو شخص کسی اہم کام کے شروع میں الحمدللہ نہ کہے گا تو وہ کام ادھورا رہ جائے گا"۔

(ابوداؤد۔ حضرت ابو ہریرہؓ)
(١٠) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا مانگتے سنا کہ نہ اس نے اللہ کی تعریف کی' نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ تو آپؐ نے فرمایا :
"اس شخص نے جلدی کی"۔ پھر آپؐ نے اس کو بلایا اور اس سے فرمایا یا کسی

اور یہ کہ "جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو پہلے اللہ کی تعریف کرو، پھر مجھ پر درود بھیجو، پھر جو چاہو دعا کرو"۔

(ابو داؤد، ترمذی۔ حضرت فضالہ بن عبیدؓ)

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"بندے کی دعا ہمیشہ قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ دعا گناہ کی اور قطع رحمی کی نہ ہو اور یہ کہ جلدی نہ کرے"۔ لوگوں نے عرض کیا "جلدی کیسی؟" فرمایا:

"یہ نہ کہے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔ پھر تھک جائے اور چھوڑ دے"۔

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۱۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ہر مسلمان کی دعا اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے، اس کی منہ مانگی مراد عطا فرماتا ہے اور کسی مصلحت سے نہیں دیتا تو اس کی کسی آنے والی مصیبت کو دور فرما دیتا ہے مگر گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ ہو"۔ ایک شخص نے عرض کیا "یا رسولؐ اللہ! اب تو ہم بہت مانگ لیں گے"۔ آپؐ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ عطا فرمانے والا ہے"۔

(ترمذی۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ)

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالیٰ نے ہر کام کو احسن طریقے سے کرنے کا حکم دیا ہے --- (یہاں تک کہ) جب تم ذبح کرو تو بھلائی کے ساتھ ذبح کرو۔ اپنی چھری کو تیز کر لو تاکہ ذبیحہ کو تکلیف نہ ہو"۔

(مسلم۔ حضرت شداد بن اوسؓ)

(۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس چیز میں نرمی ہوتی ہے اس کو زینت دیتی ہے اور جس چیز سے نکل جاتی

ہے اس کو برا کر دیتی ہے"۔

(مسلم۔ حضرت عائشہؓ)

(۱۵) ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ "یا رسولؐ اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیے جس کو میں اختیار کروں تو اللہ مجھ سے محبت کرنے لگے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں"۔ آپؐ نے فرمایا :

"دنیا کے بارے میں زہد اختیار کرو' اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی لالچ نہ کرو' بے فکر اور غنی ہو جاؤ تو لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے"۔

اچھا نمازی

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سائل کو جواب دیتے ہوئے فرمایا :
"اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگر تم اس کو نہیں دیکھتے ہو تو وہ تو تم کو دیکھتا ہی ہے"۔

(ریاض الصالحین - حضرت عمرؓ)

(۲) حضرت ابن مسعودؓ روایت فرماتے ہیں کہ "جس شخص کو یہ شوق ہو کہ قیامت کے دن وہ مسلمان کی طرح اللہ کے سامنے پیش ہو تو وہ پانچوں وقت کی نماز باجماعت اس مسجد میں ادا کرے جہاں اذان دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبیؐ کو جو طریقہ ہدایت عطا فرمایا ہے اس میں پانچوں نمازیں باجماعت پڑھنا بھی شامل ہے۔ تو اگر تم نے نماز اپنے گھروں میں پڑھ لی جیسا کہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو بے شک تم نے اپنے نبیؐ کی سنت ترک کردی۔ اور اگر تم نے اپنے نبیؐ کی سنت ترک کردی تو تم گمراہ ہوگئے۔ ہم نے کسی صحابی کو جماعت سے غیرحاضر ہوتے نہیں دیکھا۔ جماعت سے وہی شخص غیرحاضر ہوتا تھا جو کھلا ہوا منافق ہوتا تھا۔ بیمار بھی دو آدمیوں کے سہارے آکر صف میں شامل ہوجاتے تھے۔

(مسلم)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :
"گھر اور دوکان پر نماز پڑھنے سے جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب ستائیس گنا زیادہ ملتا ہے۔ جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں آئے اور نماز ہی کا ارادہ کرکے گھر سے نکلا ہو تو ہر قدم پر اس کا درجہ بلند کیا جائے گا' اس کی خطائیں دور کی جائیں گی۔ یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوگا تو نماز میں شمار ہوگا اور جب تک وہ مسجد میں نماز کی نیت سے رکا رہتا ہے' فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں۔ کہتے

ہیں ”اے اللہ! اس پر رحم کر اور اس کو بخش دے اور اس کی توبہ قبول کر جب تک باوضو رہے“۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”مسلمان بندہ یا مومن بندہ وضو کرتا ہے۔ جب اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے اس کی تمام خطائیں دور ہو جاتی ہیں جن کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے--- پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ۔ پھر ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کا اس نے ارتکاب کیا ہے، پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ۔ پھر جب اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کی تمام خطائیں دور ہو جاتی ہیں، پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ یہاں تک کہ تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے“۔

(مسلم۔ حضرت ابو ذرؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”پانچ وقت کی نمازیں، اور جمعہ اگلے جمعہ تک، رمضان اگلے رمضان تک، درمیان کے تمام گناہوں کو مٹا دینے والا ہے، اگر کبائر سے بچا جائے“۔

(مسلم۔ حضرت ابو ذرؓ)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا :

”کیا میں تم کو ایسی بات کی خبر دوں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دے گا اور درجے بلند کرے گا؟“ صحابہؓ نے عرض کیا ”ہاں یا رسولؐ اللہ!“ آپؐ نے ارشاد فرمایا :

”تکلیف کے وقت (یعنی سخت سردی میں) پورا پورا وضو کرو، مسجد کی طرف قدموں کی زیادتی کرو اور نماز کا انتظار نماز کے بعد کرو“۔

(مسلم۔ حضرت ابو ذرؓ)

(۷) جب وضو شروع کرے تو بسم اللہ کہے۔

(ابوداؤد۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۸) وضو سے فارغ ہونے کے بعد نگاہ آسمان کی طرف اٹھائے اور یہ دعا پڑھے :

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ اللھم اجعلنی من التوابین و اجعلنی من المتطھرین۔

(میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ الٰہی مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکی حاصل کرنے والوں میں سے بنادے)۔

(حصن حصین)

(۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب نماز قائم ہونے لگے تو فرض کے سوا کوئی نماز درست نہیں"۔

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب جماعت کھڑی ہو جائے تو دوڑ کر نہ جاؤ۔ جتنی نماز پاؤ پڑھ لو، جو فوت ہو جائے اس کو پورا کرلو"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں پھوٹ ڈال دے گا۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ)

(۱۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم لوگ امام سے پہلے سر اٹھانے سے نہیں ڈرتے؟ کہیں اللہ تعالیٰ (پہلے اٹھنے والے) سر کو گدھے کے سر سے بدل نہ دے یا اس کی صورت گدھے کی سی نہ کردے"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لوگوں کی نگاہ نماز کے وقت اوپر اٹھ جاتی ہے اور وہ پروا نہیں کرتے۔ وہ اس سے باز رہیں ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔"

(بخاری۔ حضرت انسؓ)

(۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے سے بچو۔ (ایسا کرنا) ہلاکت کا سبب ہے۔"

(ترمذی۔ حضرت انسؓ)

(۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (**تحیتہ المسجد**) پڑھ لو۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو قتادہؓ)

(۱۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے فرمایا :

"اسلام لانے کے بعد تم نے جتنے عمل کیے ہیں ان میں سب سے زیادہ جس عمل سے تمہیں امید ہو مجھے بتاؤ۔ میں نے تمہارے جوتوں کی چاپ جنت میں اپنے آگے سے سنی ہے۔" حضرت بلالؓ نے عرض کیا:

"میں نے کوئی عمل ایسا نہیں کیا جس سے مجھے امید ہو، سوائے اس کے کہ رات دن میں جس وقت بھی وضو یا غسل کرتا ہوں تو اس کے ساتھ جتنی بھی نماز اللہ نے میرے لیے مقدر کی ہے (**تحیتہ الوضو**) ضرور پڑھتا ہوں۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۱۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر اس کے گناہ کو جان لے تو چالیس تک ٹھہرنا گزرنے سے بہتر سمجھے (راوی کو یاد نہیں کہ چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس سال)۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو جہیم عبد اللہؓ بن حارث بن صمہ انصاری)

(۱۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم لوگ نہ قبروں پر نماز پڑھو نہ ان پر بیٹھو"۔

(حضرت ابو مرثد کنانہ بن حصینؓ)

(۱۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے ہر نماز (یعنی فرض) کے بعد تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ ' الحمد اللہ ' اللہ اکبر کہا اور ایک مرتبہ **لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و هو علی کل شئی قدیر** پڑھ کے سو پورے کردیے تو اگر سمندر کے جھاگ کے برابر بھی اس نے خطائیں کیں تو بھی معاف ہو جائیں گی۔"

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

نوٹ : بعض روایات میں ہے کہ پہلے دونوں کلمات تینتیس تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پڑھ لیا کرو۔ یا تینوں کلمات کو ۱۱' ۱۱ بار پڑھ لیا کرو۔

(۲۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا :

"اے معاذؓ! خدا کی قسم مجھے تم سے محبت ہے۔" پھر فرمایا:

میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے پیچھے ان کلمات کو کہنا اور کبھی ناغہ نہ کرنا:

رب اعنی علی ذکرک و شکرک و حسن عبادتک

(اے ہمارے پروردگار ہماری مدد فرما' اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت پر)

(ابوداؤد۔ حضرت معاذؓ)

(۲۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو چکتے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے تھے اور پھر یہ کلمات کہتے تھے :

اللھم انت السلام و منک السلام تبارکت یا ذالجلال و الاکرام

دریافت کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کون سا استغفار پڑھتے تھے؟ بتایا گیا استغفر اللہ ' استغفر اللہ۔

(مسلم۔ حضرت ثوبانؓ)

(۲۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"فجر و مغرب کی نماز کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے سات بار یہ دعا پڑھ لیا کرو۔ اگر اس دن یا اس رات میں مرجاؤ گے تو تم جہنم سے ضرور نجات پاؤ گے۔

اللھم اجرنی من النار۔

(اے اللہ! مجھے جہنم کی آگ سے پناہ دے)

(مشکوۃ)

(۲۳) مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پیر اندر رکھنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو پہلے نبیؐ پر درود بھیجے اور پھر یہ دعا پڑھے:

اللھم افتح لی ابواب رحمتک

(اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے)۔

(مسلم)

(۲۴) مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں پیر باہر رکھے پھر یہ دعا پڑھے:

اللھم انی اسئلک من فضلک ۔

(اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے فضل و کرم کا)۔

(مسلم)

(۲۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا :

"جب کھانا آجائے تو پھر نماز نہیں اور پاخانہ پیشاب کا طبیعت پر تقاضا ہو تو نماز نہیں ہوتی"۔ (یعنی پہلے ضروریات سے فارغ ہونا چاہیے پھر نماز پڑھنا چاہیے)۔

(مسلم۔ حضرت عائشہؓ)

(۲۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا :

"رات کو جب سب لوگ سو رہے ہوں تو تم (تہجد کی) نماز پڑھا کرو (اس طرح) تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے"۔

(ترمذی۔ حضرت عبد اللہؓ بن سلام)

(۲۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

ویسا ہی ثواب ملے گا گویا رات ہی کو پڑھی ہے"۔
(مسلم۔ حضرت عمرؓ)

(۲۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"جب چستی رہے اس وقت تک نماز پڑھو اور جب سستی آنے لگے تو سو جاؤ۔" (یہ حکم نماز تہجد یا اور دوسری نفل نمازوں سے متعلق معلوم ہوتا ہے)۔
(بخاری، مسلم۔ حضرت انسؓ)

اچھا روزہ دار

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ میں (عبداللہ بن عمرؓ) کہتا ہوں "جب تک زندہ رہوں گا دن کو روزے رکھوں گا اور رات کو عبادت کروں گا۔" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا :

"تم ہی نے یہ کہا ہے؟" میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں' بے شک میں نے ہی یہ بات کہی ہے"۔ آپؐ نے فرمایا:

"تم اس کی استطاعت نہیں رکھ سکتے۔ روزہ رکھو اور افطار کرو۔ سوؤ اور جاگو اور مہینے میں تین دن روزے رکھو۔ ایک روزے میں دس روزوں کا ثواب ملے گا۔"

میں نے کہا:

"میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں"۔ ارشاد فرمایا:

"ایک دن روزہ رکھو اور دو دن ناغہ کرو"۔ میں نے عرض کیا "میں اس سے زیادہ کر سکتا ہوں۔" آپؐ نے فرمایا:

"ایک دن روزہ رکھو' ایک دن ناغہ کرو۔ حضرت داؤد علیہ السلام اسی طرح روزے رکھتے تھے اور یہ روزے کی سب سے زیادہ متعدل شکل ہے۔"

(ریاض الصالحین۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ آدمی کا ہر عمل اس کے لیے ہے اور روزہ خاص میرے لیے ہے۔ اس کا بدلہ میں دوں گا اور روزہ ڈھال ہے۔ اگر تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو نہ فحش بکے' نہ بیہودہ گوئی کرے' نہ جھگڑا کرے۔ اگر کوئی اس کو گالی بھی دے یا جھگڑا کرنے پر آمادہ ہو جائے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔

اور قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک سے زیادہ پسند ہے۔" اور فرمایا کہ "روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک افطار کے وقت جب کہ وہ روزہ کھولتا ہے' دوسری خوشی قیامت کے دن ہوگی جب وہ اپنے رب سے ملے گا اور اپنے روزے کا بدلہ دیکھے گا"۔

(بخاری' مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس شخص نے جھوٹ بولنا اور جھوٹی بات پر عمل کرنا نہیں چھوڑا تو اس کے کھانا پانی چھوڑ دینے کی اللہ کو کوئی حاجت نہیں۔"

(بخاری۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مہینے میں تین دن کے روزے (ایام بیض ۱۳' ۱۴' ۱۵ تاریخوں کو) پورے زمانے کے روزوں کے برابر ہیں۔"

(بخاری' مسلم۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو۔ ہاں ایک دن بعد یا ایک دن پہلے ملا کر رکھنے میں مضائقہ نہیں۔"

(بخاری' مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(ریاض الصالحین۔ حضرت ابن عمرؓ)

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"سحری کھالیا کرو"۔

(بخاری)

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لوگ اچھی حالت میں رہیں گے جب تک افطار کرنے میں جلدی کریں گے۔"
(بخاری۔ حضرت سہل بن سعدؓ)

(۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"جس نے رمضان کی راتوں میں ایمانی کیفیت اور اجر آخرت کی نیت سے نماز (تراویح) پڑھی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیے جائیں گے"۔
(متفق علیہ)

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں راتوں کو زیادہ سے زیادہ جاگ کر عبادت فرمایا کرتے تھے۔
(مسلم، ترمذی۔ حضرت عائشہؓ)

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے۔
(بخاری، مسلم۔ حضرت عائشہؓ)

اچھا خرچ کرنے والا

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ خرچ کی ابتدا ان لوگوں سے کرو جن کی تم پرورش کرتے ہو اور بہترین صدقہ وہ ہے جو کچھ دولت بچا کر کیا جائے۔ جو محتاط رہنا چاہے گا اللہ اس کو محتاط رکھے گا' جو استغنا چاہے گا اللہ اس کو غنی کرے گا۔"

(بخاری۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"صدقہ کسی کے مال کو گھٹاتا نہیں۔" (مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اس شخص کے حال پر رشک کرنا ٹھیک ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا اور حق کے ساتھ خرچ کرنے کی توفیق اور سلیقہ بھی دیا۔

(بخاری' مسلم۔ حضرت ابن مسعودؓ)

نوٹ : سلیقے سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے دیے ہوئے مال کو صحیح طریقے سے' مستحقین کا حق پہچانتے ہوئے اخفا کے ساتھ' صرف اللہ کی خوش نودی کے لیے خرچ کرنا۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"انسان کے مرتے ہی اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں لیکن تین چیزیں باقی رہتی ہیں (ان میں سے ایک) وہ خیرات اور صدقہ ہے جس کا فائدہ (اس کے مرنے کے بعد بھی) جاری رہے یعنی صدقہ جاریہ۔"

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"سات آدمی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اپنا سایہ کرے گا' جس دن اس کے سائے

کے علاوہ اور کسی کا سایہ نہ ہوگا۔ ان میں سے ایک شخص وہ ہے جو صدقہ اس قدر چھپا کے دیتا ہے کہ دائیں ہاتھ سے خرچ کرتا بائیں ہاتھ کو خبر تک نہیں ہوتی''۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(٦) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''اے ابن آدم! اگر تو اپنے بچے ہوئے مال کو خرچ کرڈالے گا تو یہ تیرے لیے بہتر ہوگا اور اگر تو اسے بچابچاکر رکھے گا تو یہ تیرے حق میں برا ہوگا لیکن بقدر ضرورت روکنے پر تجھے کوئی ملامت نہیں کرے گا اور خرچ کی ابتدا اس شخص سے کر جس کا تو کفیل ہے۔''

(مسلم۔ حضرت ابو امامہؓ)

(٧) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''اللہ جب کسی بندے کو نعمت دیتا ہے تو وہ پسند کرتا ہے کہ اس نعمت کا اثر اس بندے پر ظاہر ہو۔''

نوٹ : اس کے کھانے پینے، رہنے سہنے، لباس اور داد و دہش، غرض کہ ہر چیز سے اللہ کی دی ہوئی اس نعمت کا اظہار ہونا ضروری ہے۔ ایسا نہ کرنا یا اس کے خلاف عمل کرنا اللہ کو پسند نہیں۔

اچھا مال دار

(ا). رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"دولت اور استغنا مال کی کثرت سے نہیں ہوتا۔ دولت دل کی دولت ہے۔"

(یعنی تونگری بہ دل است نہ بہ مال)

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے آدم کے بیٹے! خرچ کر تجھ پر بھی خرچ کیا جائے گا"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(بخاری، مسلم۔ وراڈؓ کاتب حضرت مغیرہؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"آگ سے بچو۔ کچھ نہیں تو کھجور کا ٹکڑا ہی دے کر"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت عدی بن حاتمؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"قابل رشک وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اللہ کی راہ میں لٹائے"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابن مسعودؓ)

(٦) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"خرچ کر، گن گن کر نہ رکھ ورنہ تجھے بھی خدا گن گن کر دے گا اور باندھ باندھ کر نہ رکھ ورنہ تجھ پر بھی رزق باندھ دیا جائے گا"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیقؓ)

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو پاک کمائی سے کھجور کے برابر بھی صدقہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور قبول فرماتا ہے اور اس کو اپنے سیدھے ہاتھ سے لے کر اس کو اس شخص کے لیے (جس نے صدقہ کیا) بڑھاتا ہے جیسے تم اپنے بچھڑے کی پرورش کرتے ہو یہاں تک کہ وہ (صدقہ) پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم میں سے کس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال پسند ہے"۔ لوگوں نے کہا "یا رسولؐ اللہ! سب کو اپنا مال پسند ہے"۔ آپؐ نے فرمایا:

"آدمی کا مال وہی ہے جو اس نے آگے بھیجا (یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کیا) اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو پیچھے چھوڑا (یعنی ترکے میں چھوڑا)۔

(بخاری۔ حضرت ابن مسعودؓ)

(۹) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(مسلم۔ حضرت ابن مسعودؓ)

نوٹ : ترمذی کی روایت میں اتنا اور اضافہ ہے کہ سود کی لکھائی پڑھائی کرنے والے اور گواہی دینے والے پر بھی لعنت فرمائی ہے۔

اچھے والدین

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس کو اللہ تعالیٰ اولاد دے تو اسے چاہیے کہ اس کا اچھا نام رکھے، اس کو اچھی تربیت دے اور سلیقہ سکھائے۔ پھر جب وہ سن بلوغ کو پہنچے تو اس کے نکاح کا بندوبست کرے۔ شادی کی عمر کو پہنچ جانے پر بھی اس کی شادی کا بندوبست نہیں کیا اور وہ اس کی وجہ سے حرام میں مبتلا ہو گیا تو اس کے ماں باپ اس گناہ کے ذمے دار ہوں گے"۔

(بیہقی۔ حضرت ابو سعید خدریؓ و عبداللہ بن عباسؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"اپنی اولاد کا اکرام کرو"۔ (ابن ماجہ۔ حضرت انسؓ)

نوٹ : اولاد کا اکرام یہ ہے کہ اسے اللہ کا عطیہ اور اس کی امانت سمجھ کر اس کی قدر کی جائے۔ حسب استطاعت اس کی ضروریات زندگی کا بندوبست کیا جائے۔ اس کو بوجھ اور مصیبت نہ سمجھا جائے۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس شخص کے ہاں لڑکی پیدا ہو۔ پھر وہ نہ تو اسے ایذا پہنچائے اور نہ اس کی توہین و ناقدری کرے اور نہ محبت اور برتاؤ میں لڑکوں کو اس پر ترجیح دے تو اللہ تعالیٰ لڑکی کے ساتھ اس حسن سلوک کے بدلے میں اس کو جنت عطا فرمائے گا"۔

(مسند احمد۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش اس وقت تک کرے کہ وہ ج[illegible] جائیں تو قیامت کے

دن میں اور وہ اس طرح ہوں گے"۔ آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔

(مسلم۔ حضرت انسؓ)

(۵) حضرت عائشہؓ کے پاس ایک عورت آئی۔ اس کے ساتھ اس کی دو لڑکیاں تھیں۔ اس نے کھانا مانگا۔ انہوں نے اس کو تین کھجوریں دیں۔ عورت نے ایک ایک کھجور اپنی دونوں لڑکیوں کو دی اور ایک کھجور کھانے کی نیت سے اپنے منہ تک لے جانا چاہتی تھی کہ لڑکیوں نے پھر مانگا۔ عورت نے کھجور کے دو ٹکڑے کرکے ایک ایک دونوں کو دے دیا اور چلی گئی۔ حضرت عائشہؓ کو اس کی حالت پر تعجب ہوا۔ انہوں نے اس ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا :

"اللہ تعالٰی نے ان دونوں لڑکیوں کے ذریعے اس پر جنت واجب کی اور دوزخ سے آزاد کیا"۔

(مسلم۔ حضرت عائشہؓ)

(۶) کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا "کیا آپؐ اپنے بچوں کو پیار کرتے ہیں؟" آپؐ نے فرمایا :

"ہاں" انہوں نے کہا "خدا کی قسم ہم نہیں پیار کرتے"۔ آپؐ نے فرمایا:

"جب خدا تعالٰی تم لوگوں کے دلوں سے اپنی رحمت کو کھینچ لے تو میں کیا کر سکتا ہوں"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت عائشہ)

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اپنے بچوں کی زبان سے سب سے پہلے لا الہ الا اللہ کہلواؤ اور موت کے وقت ان کو اسی کلمے کی تلقین کرو"۔

(بیہقی۔ حضرت ابن عباسؓ)

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تمہارے بچے جب سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کی تاکید کرو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو نماز میں کوتاہی کرنے پر ان کو سزا دو، اور ان کے بستر بھی

الگ الگ کردو"۔

(ابوداؤد۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ)

(۹) حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں "میرے والد مجھ کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس لڑکے کو ایک غلام دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا :

"کیا اسی طرح سب لڑکوں کو دیا ہے؟" عرض کیا "نہیں"۔ فرمایا "تو پھر اس سے بھی واپس لے لو"۔ دوسری روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا "تم چاہتے ہو کہ سب لڑکے تمہارے ساتھ بھلائی کریں"۔ عرض کیا "جی ہاں"۔ فرمایا "بس تو تم بھی ان کے ساتھ ایک سا معاملہ رکھو۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ)

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"تم اپنی جانوں، مالوں اور اولاد کو بددعا مت دو۔ ایسا نہ ہو قبولیت کی ساعت ہو تو وہ تمہاری بددعا قبول ہو جائے۔"

(مسلم۔ حضرت جابرؓ)

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ کے کسی بندے کے لڑکے کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالٰی اپنے فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے "تم نے میرے بندے کے فرزند کی روح قبض کرلی"۔ فرشتے عرض کرتے ہیں "ہاں" اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے "تم نے میرے بندے کے لخت جگر کی روح قبض کرلی، فرشتے عرض کرتے ہیں "ہاں"۔ اللہ تعالٰی فرماتا ہے اس وقت میرے بندے نے کیا کہا، فرشتے عرض کرتے ہیں پروردگار! اس نے تیری تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا" پھر اللہ تعالٰی فرماتا ہے "میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو"۔

(ترمذی۔ حضرت ابوموسی اشعریؓ)

اچھی اولاد

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اس کی ناک خاک آلودہ ہو' اس کی ناک خاک آلودہ ہو جس نے اپنے ماں باپ کے بڑھاپے کو پایا اور جنت میں نہ داخل ہوا"۔

(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

نوٹ : بڑھاپے کے زمانے میں زیادہ خدمت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کسی نے اپنے ضعیف اور کم زور والدین کی پوری پوری خدمت کر کے جنت کا استحقاق حاصل نہ کیا تو اس سے بڑھ کر بد قسمت کوئی نہیں۔

(۲) ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "یا رسولؐ اللہ! میرے اچھے برتاؤ کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟" آپؐ نے فرمایا :

"تمہاری ماں"۔ کہا "پھر"؟ فرمایا "تمہاری ماں"۔ کہا "پھر؟" فرمایا "تمہاری ماں" کہا "پھر؟" فرمایا "تمہارے باپ"۔

(بخاری' مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"گناہ کبیرہ میں سے ایک والدین کی نافرمانی کرنا ہے"۔

(بخاری' مسلم۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ)

(۴) ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا "اے اللہ کے رسولؐ اولاد پر والدین کا کتنا حق ہے؟" آپؐ نے ارشاد فرمایا: "وہ تمہاری جنت اور دوزخ ہیں"۔

(سنن ابن ماجہ۔ حضرت ابو امامہؓ)

نوٹ: اگر تم والدین کی فرماں برداری اور خدمت کرو گے تو جنت کے مستحق ٹھہرو گے

اور اس کے بر عکس اگر نا فرمانی کرو گے یا ناراض رکھو گے تو دوزخ میں ٹھکانا بناؤ گے۔

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"گناہ کبیرہ میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے"۔ لوگوں نے عرض کیا "یا رسولؐ اللہ! اپنے ماں باپ کو کون گالی دے سکتا ہے؟" آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"آدمی کسی کے باپ کو گالی دے گا تو وہ اس کے باپ کو دے گا۔ وہ اس کی ماں کو دے گا تو وہ اس کی ماں کو گالی دے گا۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ)

(۶) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو مکہ کے راستے میں ایک دیہاتی ملا۔ انہوں نے اس کو سلام کیا اور جس گدھے پر وہ سوار تھے اس پر اس کو سوار کیا اور اپنا وہ عمامہ دیا جس کو اپنے سر پر باندھا کرتے تھے۔ راوی نے کہا "اللہ آپ کا بھلا کرے، یہ ایک دیہاتی ہے، تھوڑی چیز سے خوش ہونے والا ہے۔ انہوں نے جواب دیا "اس کے والد میرے والد (حضرت عمرؓ بن الخطاب) کے دوست تھے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ "نیکیوں میں بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کے دوست کے ساتھ اچھے سلوک کرے"۔

(حضرت عبداللہؓ بن دینار)

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی سلمہ کا ایک آدمی آیا اور کہا "یا رسول اللہ کیا میرے ماں باپ کے مجھ پر کچھ ایسے بھی حق ہیں جو ان کے مرنے کے بعد مجھے ادا کرنا چاہیے؟" آپؐ نے ارشاد فرمایا :

"ہاں! ان کے لیے خیر و برکت کی دعا کرتے رہنا، ان کے واسطے اللہ سے مغفرت اور بخشش مانگنا، ان کا اگر کوئی عہد و معاہدہ کسی سے ہو تو اس کو پورا کرنا، ان کے تعلق سے جو رشتے ہوں ان کا لحاظ رکھنا اور ان کا حق ادا کرنا اور ان کے دوستوں کا اکرام و احترام کرنا۔"

(ابوداؤد، ابن ماجہ۔ حضرت ابو اسید ساعدیؓ)

(۸) ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا

"حضرتؐ! میں نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے تو کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟" آپؐ نے دریافت فرمایا:

"تمہاری ماں زندہ ہیں؟" اس نے عرض کیا کہ ماں تو نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "تو کیا تمہاری کوئی خالہ ہے؟" اس نے عرض کیا کہ ہاں خالہ موجود ہے۔ آپؐ نے فرمایا "تو اس کی خدمت اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کر۔" (اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے تمہاری توبہ قبول فرمالے گا اور تمہیں معاف فرمائے گا)۔

(ترمذی۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ)

(۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اپنے آباء (والدین) کی خدمت و فرماں برداری کرو، تمہاری اولاد تمہاری فرماں بردار اور خدمت گزار ہوگی۔"

(معجم اوسط للطبری۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ)

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو اپنے باپ کو چھوڑ کر (اپنے آپ کو) کسی اور سے منسوب کرے حالاں کہ جانتا ہے کہ یہ میرا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ)

نوٹ : اگر کوئی شخص اپنی بڑائی ظاہر کرنے کے لیے اپنا حسب و نسب معاشرے کے کچھ بڑے لوگوں سے ملاتا ہے تو اس کا یہ عمل صریحاً غلط ہے۔

(۱۱) حضرت اسماءؓ بنت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ "میری ماں میرے گھر آئیں۔ وہ اس وقت تک ایمان نہیں لائی تھیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا :

"میری ماں آئی ہیں اور وہ مجھ سے حسن سلوک کی خواہش مند ہیں۔ کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟" آپؐ نے ارشاد فرمایا "ہاں تم اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہو"۔

(بخاری، مسلم)

اچھا رشتہ دار

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"جو اپنے رزق میں کشادگی اور اپنی عمر میں ترقی چاہتا ہو وہ صلہ رحمی کرے۔"
(یعنی اہل قرابت کے حقوق کی ادائی کرے)۔
(بخاری، مسلم۔ حضرت انسؓ)
(۲) ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا "یا رسولؐ اللہ! میرے قرابت دار ہیں۔ میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں تو وہ قطع رحمی کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ بھلائی کرتا ہوں تو وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں، میں بردباری کرتا ہون تو وہ مجھ سے سختی برتتے ہیں۔" آپؐ نے فرمایا :
"جیسا تم کہہ رہے ہو اگر یہ سچ ہے تو تم ان کے منہ میں خاک ڈالتے ہو اور اللہ کی مدد تمہارے ساتھ برابر رہے گی جب تک تم اس پر قائم رہو گے"۔
(مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)
(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"بدلہ اتارنے والا، صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے۔ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ اس کے ساتھ قطع رحمی کی جائے اور وہ صلہ رحمی کرے۔"
(بخاری۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ)
(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"قطع رحمی کرنے والا (اہل قرابت کے ساتھ (برا سلوک کرنے والا) جنت میں نہ جائے گا"۔
(بخاری، مسلم۔ حضرت جبیر بن مطعمؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تین آدمی جنت کے مستحق ہیں گے (ان میں سے ایک) وہ شخص جو ہر قرابت دار مسلمان کے لیے رحم دل اور نرم دل ہو"۔

(مسلم۔ حضرت عیاضؓ ابن حمار)

(٦) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"رشتہ عرش سے معلق ہے اور کہتا ہے جو مجھے جوڑے گا اللہ اس کو جوڑے گا اور جو مجھ کاٹے گا اللہ اس کو کاٹے گا"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت عائشہؓ)

(۷) ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا "مجھ پر خدمت اور حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟" آپؐ نے ارشاد فرمایا :

"والدین کے بعد) جو تمہارے قریبی رشتے دار ہوں، پھر جو ان کے بعد قریبی رشتے دار ہوں۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

اچھا پڑوسی

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"خدا کی قسم وہ مومن نہیں، خدا کی قسم اس میں ایمان نہیں، خدا کی قسم وہ صاحب ایمان نہیں۔" صحابہؓ نے عرض کیا "یا رسولؐ اللہ! کون؟" آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہم سائے کو تکلیف نہ دے۔"

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ذرؓ سے ارشاد فرمایا :

"جب تم کوئی سالن پکاؤ تو شوربہ زیادہ کر دیا کرو اور اپنے ہم سائے کا خیال رکھو"۔

(مسلم۔ حضرت ابو ذرؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مسلمان عورتو! پڑوسن اپنی پڑوسن کے لیے کسی تحفے کو حقیر نہ سمجھے، اگرچہ بکری کا ایک کھر ہی کیوں نہ ہو"۔

(بخاری، مسلم۔ حضرت ابو ہریرہؓ)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"مومن ایسا نہیں ہوتا ہے کہ خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی جو اس کے پہلو میں رہتا ہو، بھوکا رہے"۔

(مشکوۃ - حضرت ابن عباسؓ)

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا "یا رسولؐ اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں، میں کس کو تحفہ بھیجوں؟" آپؐ نے فرمایا :

"جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو"۔ (بخاری - حضرت عائشہؓ)

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"پڑوسی کے حقوق تم پر یہ ہیں: اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت اور خبرگیری کرو، اگر انتقال کر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ، اگر وہ قرض مانگے تو (بشرط استطاعت) اس کو قرض دو، اگر وہ برا کام کر بیٹھے تو پردہ پوشی کرو، اگر اسے کوئی نعمت ملے تو اس کو مبارک باد دو، اگر کوئی مصیبت پہنچے تو تعزیت کرو، اپنی عمارت اس کی عمارت سے اس طرح بلند نہ کرو کہ اس کے گھر کی ہوا بند ہو جائے اور تمہاری ہانڈی کی مہک اس کے لیے باعث ایذا نہ ہو (یعنی اس کا اہتمام کرو کہ ہانڈی کی مہک اس کے گھر تک نہ جائے) الا یہ کہ اس میں سے تھوڑا سا کچھ اس کے گھر بھی بھیج دو"۔

(معجم کبیر طبرانی - حضرت معاویہ بن حیدہؓ)

اچھا شوہر

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مسلمانوں میں اس آدمی کا ایمان زیادہ کامل ہے جس کا اخلاقی برتاؤ (سب کے ساتھ) بہت اچھا ہو۔ (اور خاص طور پر) بیوی کے ساتھ جس کا رویہ لطف و محبت کا ہو"۔

(جامع ترمذی۔ حضرت عائشہؓ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"مومن مرد مومنہ عورت سے نفرت نہ کرے۔ اگر اس کی ایک عادت ناپسندیدہ ہے تو دوسری عادت خوش کر سکتی ہے۔

(مسلم۔ حضرت ابوہریرہؓ)

(۳) (خطبہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت دی) "لوگو! اپنی بیویوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ تم نے ان کو اللہ کی امان کے ساتھ اپنے عقد میں لیا ہے اور اسی اللہ کے کلمے اور حکم سے وہ تمہارے لیے حلال ہوئی ہیں۔ تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ جس کا (گھر میں آنا اور) تمہارے بستروں پر بیٹھنا تمہیں ناپسند ہو وہ اس کو آکر وہاں بیٹھنے کا موقع نہ دیں۔ پس اگر وہ ایسی غلطی کریں تو ان کو (تنبیہہ و تادیب کے طور پر) تم سزا دے سکتے ہو جو زیادہ سخت نہ ہو اور تمہارے ذمے مناسب طریقے پر ان کے کھانے کپڑے (وغیرہ ضروریات) کا بندوبست کرنا ہے"۔

(مسلم۔ حضرت جابرؓ)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ ہماری بیویوں کا ہم پر کیا حق ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا :

"جب تم کھاؤ تو ان کو بھی کھلاؤ۔ جب پہنو تو ان کو بھی پہناؤ اور ان کے منہ پر